گیارہواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک 12 دسمبر 2014

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو)

بروز جمعرات 20 مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع جہلم: سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*1186: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع جہلم میں سرکاری اراضی کس کس موضع میں کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور اس سے سالانہ کتنی رقم حکومت کو وصول ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی خالی اور بنجر کس کس جگہ پر پڑی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام، ولدیت اور پتہ جات اور موضع مع سرکاری اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے اور اس کو بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع جہلم میں کل 385574 ایکڑ، 01 کنال، 03 مرلے سرکاری رقبہ اراضی موجود ہے جس کی موضع وار / (تحصیل وار) تفصیل جھنڈی: "الف"، "ب"، "ج"، "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 13 مرلے رقبہ موبی لنک ٹیلی فون کمپنی اور 02 کنال رقبہ محکمہ انٹیلی جنس بیورو کو بحکم بورڈ آف ریونیو پنجاب، لیز پر دیا گیا ہے جس سے منجملہ سالانہ آمدن -/2,18,000 (2 لاکھ 18 ہزار) روپے حکومت پنجاب کے خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔

(ج) ضلع جہلم کی کل زمین 385574 ایکڑ 1 کنال 3 مرلہ میں سے 109579 ایکڑ 1 کنال 12 مرلہ رقبہ مختلف محکمہ جات کے زیر قبضہ ہے۔ جبکہ خالص بقایا سرکار 275994 ایکڑ 7 کنال 11 مرلہ ہے جو رکھ سرکار اور بنجر ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

تحصیل جہلم 135-Acre 5k-6-M

تحصیل دینہ 73-Acre 1-K 9-M

تحصیل سوہاوہ 10253-Acre 7-K 14-M

تحصیل پنڈدادن خان 265532-Acre 1-K 2-M

میزان 275994-Acre 7-K 11-M

(د) کوئی سرکاری اراضی زیر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ہ) تاحال ضلع میں ایسی کوئی اراضی ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔ حکومتی پالیسی ہے کہ زرعی سرکاری اراضی بذریعہ نیلام عام کاشت کاری کے لئے دی جاتی ہے۔ تاہم اس میں ناجائز قابضین کو پہلا حق دیا جاتا ہے اگر وہ دیگر شرائط پوری کرتا ہو۔

(تاریخ وصولی جواب 11 جنوری 2014)

بروز جمعرات 20 مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع جہلم: محکمہ مال و کالونیز کی ملکیتی اراضی والاٹمنٹ کی تفصیلات

*1227: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2008 تاحال ضلع جہلم میں محکمہ کی ملکیتی کتنی اراضی کتنے افراد کو الاٹ یا فروخت کے ذریعے دی گئی ہے، ان افراد کے نام مع اراضی کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) یہ اراضی کن کن افسران واہلکاران کے احکامات سے الاٹ کی گئی، ان کے نام، عہدہ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) سال 2008ء تاحال ضلع جہلم میں کوئی اراضی کسی شخص کو الاٹ یا فروخت نہ کی گئی ہے۔

(ب) کسی افسر، اہلکار نے کوئی اراضی الاٹ نہ کی ہے۔

مزید برآں حکومت وقت سرکاری زمینوں کی Disposal اور انتظام کے بارے ایک شفاف پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ سابقہ دور حکومت نے اپنے صوابدیدی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بہت سی سرکاری املاک Sale by Private Treaty کے تحت اپنے منظور نظر لوگوں کو ارزاں نرخوں پر فروخت کیں۔ ایسے 68 کیسز کی بابت ایک مقدمہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ موجودہ حکومت نے نا صرف ایسی فروخت شدہ زمینوں کو منسوخ کیا بلکہ Sale by Private Treaty کی پالیسی پر پابندی عائد کی۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

بروز جمعرات 20 مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

فیصل آباد: تحصیلدار و نائب تحصیلداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1567: میاں طاہر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل فیصل آباد میں اس وقت کتنے تحصیل دار اور نائب تحصیل دار کام کر رہے ہیں اور کس کس ونگ / شعبہ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس تحصیل میں اس کیٹیگری کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) اس وقت ان اسامیوں پر کون کون سے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، پتہ جات، ڈومی سائل اور عرصہ تعیناتی متعلقہ تحصیل کا بتائیں؟

(د) ان میں سے کس کس ملازم کے خلاف کس کس بناء پر کہاں کہاں انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس تحصیل میں تین سال یا اس سے زائد عرصہ سے تعینات ان ملازمین کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 19 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تحصیل فیصل آباد میں اس وقت صرف ایک تحصیلدار بطور تحصیلدار سٹی فیصل آباد کام کر رہا ہے۔ جبکہ تحصیل فیصل آباد صدر کی سیٹ خالی ہے۔ اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق 06 نائب تحصیلدار کام کر رہے ہیں اور محکمہ ریونیو میں ہی اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) اس وقت تحصیل فیصل آباد میں اس کیٹیگری کی دو (2) اسامیاں ہیں ان میں سے ایک اسامی پر تحصیلدار بطور تحصیلدار سٹی کام کر رہا ہے جبکہ ایک اسامی تحصیل فیصل آباد صدر خالی ہے اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق نائب تحصیلداران کی 08 اسامیاں ہیں اس وقت تحصیل فیصل آباد سٹی میں نائب تحصیلدار کی 01 اسامی اور تحصیل فیصل آباد صدر میں 01 اسامی خالی ہے۔

(ج) اس وقت مجاہد ضیاء تحصیلدار بطور تحصیلدار فیصل آباد سٹی مورخہ 2013-09-12 سے کام کر رہا ہے۔ جس کا ڈومیسائل لاہور کا ہے اور پتہ مندرجہ ذیل ہے:۔

بالمقابل پولیس اسٹیشن گوالمنڈی لاہور

جبکہ ایک اسامی تحصیل فیصل آباد صدر خالی ہے۔

اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق نائب تحصیلدار تحصیل سٹی و صدر میں 06 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت کسی تحصیلدار کے خلاف کسی بناء پر کہیں بھی کوئی انکوائری نہ چل رہی ہے اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق جملہ نائب تحصیلداران کے خلاف بھی کوئی انکوائری نہ ہے۔

(ہ) تحصیلدار فیصل آباد سٹی کی تعیناتی 2013-09-12 کو ہوئی ہے اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق جملہ نائب تحصیلدار صاحبان کی تعیناتی 2013 میں کی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2013)</u>

بروز جمعرات 20 مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع اوکاڑہ: مالکانہ حقوق دینے کی تفصیلات

*3254: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں جناح آبادی سکیم کے تحت گاؤں ہذا کے تمام لوگوں کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کے تمام لوگوں کو فرد ملکیت بھی جاری کی گئیں، جن لوگوں کو حقوق ملکیت اور اسناد جاری کی گئیں ان کے نام، ولدیت بتائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق جاری کردہ فرد ملکیت، اسناد دینے کے باوجود ان لوگوں کو مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں چک فیض آباد کے تمام لوگوں کو جاری کردہ اسناد حقوق ملکیت پر متعلقہ پٹواری، تحصیلدار اور اے سی کے ذریعے عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصول 06 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 19 فروری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ موضع فیض آباد داخلی کھولے مرید والے تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں جناح آبادی سکیم کے تحت 60 مستحق افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کی گئی تھیں۔ آبادی چک فیض آباد کھولے مریدے کے کی اضافی آبادی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ تمام لوگوں کو اسناد ملکیت جاری کی گئیں تھیں۔ بلکہ صرف 60 مستحق افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کی گئی تھیں۔ ان کے نام، ولدیت و دیگر کوائف کی فہرست علیحدہ مرتب کردہ شامل ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مستحق افراد کو اسناد جاری کی گئی تھیں۔ کیونکہ چک کھولے مرید والے پاکستان ہندوستان کے بارڈر بیلٹ کے 5 میل کے اندر واقع ہے۔ اس لئے بموجب ہدایت بورڈ آف ریونیو

پنجاب مراسلہ نمبری (1)H-936/88-1982 مورخہ 1988-09-14 بارڈرایریا کمیٹی کی منظوری (بوساطت ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع) حاصل کرنا ضروری ہے۔ منظوری حاصل کرنے کے بعد ملکیت کا اندراج رجسٹر حقداران زمین میں ہو سکے گا۔

(د) جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے بغیر منظوری بارڈرایریا کمیٹی متعلقہ ریونیو عملہ رجسٹر حقداران زمین میں اندراج کرنے کا مجاز نہ ہے۔ بارڈرایریا کمیٹی کی منظوری حاصل کرنے کے لئے حکام بالا کو تحریر کر دیا ہے۔ منظوری آنے پر رجسٹر حقداران زمین میں اندراج اور متعلقہ افراد مالکان قرار پائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع جہلم: لینڈ کمیشن کی اراضی ودیگر تفصیلات

*1292: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں لینڈ کمیشن کی کتنی زمین کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنی اراضی خالی پڑی ہے اور کتنی پر لوگ ناجائز قابض ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں واقع لینڈ کمیشن کی کافی اراضی جعلسازی سے اس ضلع کے علاوہ دیگر اضلاع کے لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے؟

(د) یہ زمین الاٹ کرنے والی اتھارٹی کون ہے اس میں کون کون سے اہلکاران شامل تھے۔ان کے نام و عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت یہ اراضی اس ضلع کے غریب کاشتکاروں کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) ضلع جہلم میں لینڈ کمیشن کی اراضی تعدادی 1703 کنال 15 مرلہ ہے جس کی موضع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل	مرلہ۔۔۔کنال	کیفیت
تحصیل جہلم	685K-03M	
ملک پور	534K-08M	غیر ممکن پہاڑ ہے
دارا پور	150K-15M	غیر ممکن دریا ہے
تحصیل پنڈ داد نخان	1018K-12M	
احمد آباد	57K-05M	رقبہ غیر مزروعہ / سیم تھور ہونے کی وجہ سے الاٹ نہیں ہوا ہے
چوران	55K-11M	ایضا
گوپلور	25K-04M	ایضا
برج احمد خان	35K-12M	ایضا
باغانوالہ	845K-00M	ایضا

(ب)

تحصیل / موضع	خالی اراضی	اراضی زیر ناجائز قابضین
تحصیل جہلم		
ملک پور	534K-08M	
دارا پور	150K-15M	
تحصیل پنڈ داد نخان		
احمد آباد	57K-05M	
چوران	55K-11M	
گوپلور	25K-04M	
برج احمد خان	35K-12M	
باغانوالہ	845K-00M	

(ج) ضلع میں جعلسازی سے کوئی رقبہ الاٹ نہ ہوا ہے۔

(د) جز"ج" کے بعد یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ہ) قانون زرعی اصلاحات کے تحت ضبط شدہ قابل الاٹ رقبہ، بے زمین مزارعین و چھوٹے مالکان کو الاٹ کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 اکتوبر 2013)

سرکاری اراضی کا ریٹ مقرر کرنے کے قواعد و ضوابط و دیگر تفصیلات

*1293: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے جن علاقوں میں زمین کا مارکیٹ ریٹ ایک لاکھ روپے فی مرلہ ہے وہاں پر سرکاری زمین کا ریٹ 20 ہزار روپے فی مرلہ کیوں ہے سرکاری زمین کا ریٹ بھی مارکیٹ ریٹ کے مطابق کیوں نہیں ہوتا؟

(ب) کیا حکومت سرکاری زمین کا ریٹ مارکیٹ ریٹ کے مطابق فی مرلہ fix کر کے کروڑوں روپے کا ریونیو وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) محکمہ مال کن قواعد و ضوابط کے تحت سرکاری زمین کا ریٹ مقرر کرتا ہے اور ریٹ مقرر کرتے وقت کن عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) صوبہ میں سرکاری زمین کا ریٹ کسی بھی مقام پر مقرر نہ ہے سرکاری زمین کی قیمت تشخیص کرنے کے لئے بروئے نوٹیفیکیشن نمبری CS-852-85/551 مورخہ 20-02-1985 محکمہ مال نے ضلعی سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو سرکاری زمین کی قیمت کا تعین کرتی ہے۔ اس کے بعد صوبائی پرائس تشخیص کمیٹی اس کا جائزہ لے کر قیمت کو فائنل کرتی ہے۔

مزید برآں سرکاری زمین موجودہ بازاری قیمت کے علاوہ فروخت نہیں کی جا سکتی اور بازاری قیمت پر بھی 10% سرچارج لیا جاتا ہے۔

(ب) سرکاری اراضی کی قیمت کا تعین متعلقہ ضلعی پرائس تشخیص کمیٹی(DPAC)اور صوبائی پرائس تشخیص کمیٹی(PPAC)کرتی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل نکات کو زیر غور لاتے ہوئے قیمت کا تعین کرتی ہے:۔

1۔ابتدائی تشخیص تحصیلدار متعلقہ ہدایات کے مطابق اوسط بیعہ مقرر کرے گا۔

2۔Collector / A C متعلقہ موقعہ ملاحظہ کر کے اوسط بیعہ / بازاری قیمت کی پڑتال کرے گا۔

3۔ کمیٹی مجوزہ تشخیص شدہ قیمت کا تفصیلاً جائزہ لے گی اور قیمت تشخیص کرے گی اور متعلقہ کمشنر کو بھجوادے گی۔

4۔کمشنر ذاتی طور پر تشخیص شدہ قیمت پر اطمینان کرے گا۔

5۔ تشخیص شدہ قیمت کو صوبائی تشخیص کمیٹی(PPAC) میں پیش کیا جاتا ہے اگر وہ مجوزہ قیمت پر اتفاق نہ کرے تو دوبارہ تشخیص کے لئے ضلعی کمیٹی(DPAC) کو بھیج دیا جاتا ہے۔

جملہ سرکاری اراضی ہائے کو فروخت کرنا حکومتی پالیسی نہ ہے کیونکہ اجتماعی عوامی مقاصد کے لئے سرکاری اراضی کی حکومت کو وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی رہتی ہے تاہم سرکاری ضروریات سے زائد اراضی تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد بذریعہ نیلام عام پنجاب پرائیوٹائزیشن بورڈ کے ذریعہ فروخت کی جاتی ہے جس کی حتمی منظوری جناب وزیر اعلیٰ صاحب پنجاب دیتے ہیں۔

(ج) محکمہ مال نے سرکاری زمین کی قیمت تشخیص کرنے کے لئے ضلعی اور صوبائی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی ہوئی ہیں۔ تشخیص کی ہدایات بذریعہ مراسلہ نمبری 430-69/357-CS-III مورخہ 26-02-1969 اور بذریعہ مراسلہ نمبری 852-85-II-551-CS مورخہ 20-02-1985 جاری کی ہوئی ہیں۔ طریقہ کار درج ذیل ہے:۔

1۔ابتدائی تشخیص تحصیلدار متعلقہ ہدایات کے مطابق اوسط بیعہ مقرر کرے گا۔

2۔AC/Collector متعلقہ موقعہ ملاحظہ کر کے اوسط بیعہ / بازاری قیمت کی پڑتال کرے گا۔

3۔ کمیٹی مجوزہ تشخیص شدہ قیمت کا تفصیلاً جائزہ لے گی اور قیمت تشخیص کرے گی اور متعلقہ کمشنر کو بھجوادے گی۔

4۔ کمشنر ذاتی طور پر تشخیص شدہ قیمت پر اطمینان کرے گا۔

5۔ تشخیص شدہ قیمت کو صوبائی تشخیص کمیٹی (PPAC) میں پیش کیا جاتا ہے اگر وہ مجوزہ قیمت پر اتفاق نہ کرے تو دوبارہ تشخیص کے لئے ضلعی کمیٹی (DPAC) کو بھیج دیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2014)

ضلع لاہور: پٹواریوں و گرداوروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1377: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ مال کے کتنے پٹواری، گرداور، تحصیلدار اور نائب تحصیلدار تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ پٹواریوں کے دفتر کس کس جگہ قائم ہیں اور ان میں کل کتنے اہلکاران کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس وقت کتنے پٹواریوں کے خلاف محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع لاہور میں محال سیٹلمنٹ اور اشتمال کے کل 274 پٹواری، 25 گرداور۔ 7 تحصیلدار اور 20 نائب تحصیلدار تعینات ہیں۔

(ب) پٹواریوں کے بڑے بڑے دفاتر شاہدرہ، نولکھا۔ لاہور خاص۔ بادامی باغ، ملتان روڈ، پاجی رائیونڈ روڈ، مسلم ٹاؤن موڑ۔ چونگی امر سدھو اور میڈیکل سوسائٹی پر لب نہر نزد جلو میں واقع ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف مواضعات میں بھی پٹواریوں کے دفاتر موجود ہیں۔

(ج) اس وقت 20 کے خلاف محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2014)

سرگودھا: تحصیل سرگودھا میں پٹوار سرکلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1378: ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل سرگودھا، محکمہ مال میں کتنے پٹواری اور گرداور ہیں، کب سے تعینات ہیں ہر ایک کا عرصہ تعیناتی الگ الگ بتایا جائے ؟

(ب) مذکورہ تحصیل میں تعینات پٹواری اور گرداور کی کل سروس کتنی کتنی ہے ؟

(ج) مذکورہ تحصیل میں کتنے پٹوار سرکل اور قانونگوئیاں ہیں اور سرکل میں کتنے کتنے پٹواری اور گرداور تعینات ہیں ؟

(تاریخ وصولی 18 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر سرگودھا کی طرف سے دیئے گئے جواب کے مطابق اس وقت سرگودھا میں 62 پٹواری اور 10 قانونگو کام کر رہے ہیں ہر ایک پٹواری اور قانونگو کی ایک حلقہ میں تعیناتی کی مدت (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل سرگودھا کے پٹواریوں اور گرداوروں کی مدت ملازمت کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل سرگودھا میں 74 پٹوار سرکل اور 10 قانونگوئیاں ہیں اس وقت اس تحصیل میں 62 پٹواری اور 10 قانونگو کام کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28 نومبر 2014)

تحصیلدار بی ایس 16 کی 43 اسامیوں پر لئے گئے امتحان کے نتائج میں تاخیر کی وجوہات ودیگر تفصیلات

*1818: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دسمبر 2011 میں PPSC کے ذریعے تحصیلدار بی ایس 16 کی (43) اسامیاں مشتہر کی گئیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پورے پنجاب سے۔/43000 امیدواروں نے اس پر اپلائی کیا اور جس کی محکمانہ فیس ۔/700 روپے فی امیدوار تھی اور محکمہ نے دو کروڑ 90 لاکھ روپے فیس اکٹھی

کی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک سال بعد PPSC کی جانب سے ان اسامیوں پر دسمبر 2012 میں PPSC نے امیدواروں سے 04 پیپرز کا امتحان لیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال ان اسامیوں کا رزلٹ نہیں دیا گیا اور حکومت نے ہر اسامی With draw کر لی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیلدار بی ایس 16 کی اسامیاں صرف PPSC کے ذریعے ہی پر کی جاتی ہیں جبکہ محکمانہ بھرتی نہیں ہو سکتی؟

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت درج بالا اسامیوں کو پر نہ کرنے اور With draw کرنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے 45 تحصیلداروں کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے PPSC کو لکھا تھا اور PPSC نے مذکورہ خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لیے مشتہر کیا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ PPSC نے 45 اسامیوں کو پر کرنے کے لیے امتحانات اور انتظامی معاملات کو احسن طریقہ سے ادا کرنے کے لیے۔ /700 روپے فی امیدوار چارج کی تھی۔ اور 42613 امیدواروں نے درخواست دی تھی۔ جس کی کل رقم 2 کروڑ 98 لاکھ 20 ہزار ایک سو روپے بنتی ہے جو کہ حکومت کے ہیڈ میں جمع ہوتے ہیں۔

(ج) اسامیوں کو پر کرنے کے لیے چونکہ امتحانات PPSC لیتا ہے اور PPSC ایک خود مختار ادارہ ہے اور اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق اسامیوں کو پر کرنے کے لیے امتحان لیتا ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے 45 تحصیلداروں کی اسامیوں کو پر کرنے کے لیے PPSC نے مذکورہ اسامیوں کو مشتہر کرنے کے بعد امتحان لیا تھا لیکن بعض انتظامی وجوہات کی بناء

پر امتحانی نتائج کا اعلان نہ کیا ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ اسامیاں بورڈ آف ریونیو پنجاب نے واپس لے لی ہیں یا ختم کر دیا ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ مجوزہ حکومتی پالیسی کے مطابق گریڈ 11 تا 16 تک کی اسامیاں صرف PPSC کے ذریعہ ہی سے پر کی جاتی ہیں۔

(و) یہ درست ہے کہ 45 تحصیلداروں کو اسامیوں کو پر کرنے کے لیے PPSC نے مشتہر کرنے کے بعد امتحان لیا تھا لیکن بعض انتظامی وجوہات کی بنا پر امتحانی نتائج کا اعلان نہ کیا ہے یہ بھی درست نہ ہے کہ مذکورہ بالا اسامیوں کو بورڈ آف ریونیو نے واپس لے لیا ہے یا ختم کر دیا ہے مذکورہ بالا اسامیوں کو پر کرنے کا معاملہ حکومت پنجاب کے زیر غور ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 ستمبر 2014)

ضلع فیصل آباد: محکمہ مال کی اراضی و دیگر تفصیلات

*2105: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کی کل کتنی اراضی کس کس جگہ پر ہے؟

(ب) مذکورہ اراضی میں سے کتنی لیز / پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور اس سے سالانہ کتنی آمدن حکومت کو وصول ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے ان لوگوں کے نام، ولدیت مع پتہ جات اور موضع سرکاری اراضی کی تفصیل کیا ہے؟

(د) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور ان افراد کے خلاف اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ مال کی کل اراضی 179794 ایکڑ 06 کنال 04 مرلے ہے جو کہ تحصیل سٹی، صدر فیصل آباد، جڑانوالہ، سمندری، تاندلیانوالہ اور چک جھمرہ میں واقع ہے۔

(ب) اراضی بقدر 14396 ایکڑ 04 کنال 06 مرلے پٹہ پر دی گئی ہے جس سے کل آمدن سالانہ -/49433632 روپے وصول ہوتے ہیں۔

(ج) رقبہ بقدر 25 ایکڑ 02 مرلہ پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے جس کی تحصیل وار لسٹ (جھنڈی الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکم امتناعی عدالت عالیہ و عدالت دیوانی کی وجہ سے رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار نہ ہو سکتا ہے جونہی عدالت عالیہ و عدالت دیوانی سے فیصلہ ہوگا اس کے مطابق رقبہ واگزار کرنے کی کارروائی فوراً عمل میں لائی جائے گی۔

(د) صرف 25 ایکڑ 02 مرلے رقبہ واگزار کروانا باقی ہے۔ جبکہ اس رقبہ میں سے 09 ایکڑ 06 کنال 02 مرلے تحصیل سٹی فیصل آباد اور 15 ایکڑ 02 کنال تحصیل سمندری کا ہے۔ حکم امتناعی عدالت عالیہ لاہور موجود ہے جونہی عدالت عالیہ سے فیصلہ ہوگا اس کے مطابق فوراً کارروائی کی جائے گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2014)</u>

<u>فیصل آباد: پی پی 58 میں کام کرنے والے پٹواریوں کے تبادلہ جات و دیگر تفصیلات</u>

*2366: <u>جناب احسن ریاض فتیانہ</u>: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 58 فیصل آباد سے یکم مئی 2013 سے آج تک کتنے پٹواریوں کے تبادلہ جات کئے گئے ہیں، ان کے نام، ولدیت جس جگہ سے تبادلہ کیا اس کی تفصیل فراہم کریں، ان کے تبادلہ جات کرنے کی وجوہات کیا تھیں؟

(ب) کتنے ملازمین کے تبادلہ جات دوبارہ ان کی سابقہ جگہوں پر کتنے عرصہ کے بعد کئے گئے ان کے تبادلہ جات سابقہ جگہ پر کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس حلقہ میں ہونے والے تمام پٹواریوں کے تبادلہ جات کی تحقیقات محکمہ اینٹی کرپشن سے کروانے اور بلاوجہ تبادلہ جات کرنے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 30 نومبر 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع فیصل آباد کے مہیا کئے گئے جواب کے مطابق پی پی 58 میں واقع 17 پٹوار سرکل ہائے میں تعینات پٹواریاں کے تبادلہ جات کیے گئے ہیں فہرست (بابت نام، ولدیت اور جس جگہ سے تبادلہ کیا گیا ہے۔ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تمام تبادلہ جات انتظامی و مفاد عامہ میں کیے گئے ہیں۔

(ب) دو پٹواریاں کے تبادلہ جات سابقہ جگہوں پر کیے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام پٹوار سرکل	نام پٹواری معہ ولدیت	تاریخ موجودہ تعیناتی	کتنے عرصہ کے بعد سابقہ پٹوار سرکل میں تعیناتی کی گئی
1	کلیانوالہ	امان اللہ ولد سید	27-09-2013	6Y-10M-7D
2	498گ ب	امین اللہ ولد سید	26-08-2013	5Y-10M-4D

ان کے تبادلہ جات انتظامی و مفاد عامہ میں کیے گئے ہیں۔

(ج) پٹواری کی اسامی تحصیل لیول کی اسامی ہے اور اسسٹنٹ کمشنر کسی بھی پٹواری کا تبادلہ تحصیل کے کسی بھی حلقہ میں انتظامی طور پر کرنے کا مجاز ہے چونکہ ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد کے مہیا کردہ جواب کے مطابق تمام تبادلہ جات انتظامی و مفاد عامہ میں کیے گئے ہیں اس لئے ان کی تحقیقات محکمہ اینٹی کرپشن سے کروانے کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مارچ 2014)

ضلع رحیم یار خان: عارضی کاشت سکیم کا رقبہ اور نیلامی و دیگر تفصیلات

*2412: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کے چند کالونی چکوک میں پانچ سال کے لئے عارضی کاشت سکیم کا رقبہ جناب اے سی، کلکٹر صاحب نے کب کتنا رقبہ نیلام کیا تھا اور زر ضمانت مستاجری کی کتنی رقم کتنے کاشت کاروں سے وصول کی تھی؟

(ب) رقبہ کی نیلامی کب منسوخ کی گئی، وصول شدہ رقم کیا واپس کر دی گئی ہے، اگر جواب ناں میں ہے تو اس کی وجوہات، بیان فرمائیں؟

(ج) اس نیلام کردہ رقبہ میں کتنے رقبہ پر نیلام گر ہندگان قابض ہیں اور کتنا رقبہ حکومت کے پاس ہے؟

(تاریخ وصولی 9 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بروئے نوٹیفیکیشن نمبری 2311/86-7402 مورخہ 1993-01-20 کے تحت سال 1995ء میں تحصیل صادق آباد کے آٹھ کالونی چکوک میں رقبہ سرکار کی نیلامی ہوئی تھی جس میں 42 کاشتکاران نے رقبہ تعدادی 3805 کنال 19 مرلے کے محاذ نیلامی میں بولی دی تھی جن سے رقم مبلغ -/5,69,214 (5 لاکھ 69 ہزار 2 سو 14) روپے بطور زر چہارم وصول کی گئی تھی۔

(ب) مندرجہ بالا رقبہ کی نیلامی کی کارروائی ہوئی تھی لیکن اس وقت کے کلکٹر ضلع نے اس نیلامی کی کارروائی کنفرم نہ کی تھی۔ جس کے بعد سکیم ہذا پر عمل درآمد وقتی طور پر رک گیا تھا۔ 42 بولی دہندگان میں سے صرف ایک نے بذریعہ ووچر اپنا جمع شدہ زر چہارم واپس حاصل کر لیا۔ بقایا میں سے کسی بولی دہندہ نے زر چہارم کی واپسی کے لیے درخواست نہ گزاری ہے۔

(ج) کسی بھی بولی دہندہ کو دخل جاری نہ کیا گیا تھا۔ نیلام شدہ رقبہ میں سے تعدادی 1153 کنال 13 مرلہ پر بولی دہندگان ناجائز قابض ہیں۔ جبکہ بقیہ رقبہ تعدادی 2652 کنال 06 مرلہ موقع پر خالی ہے۔ بورڈ آف ریونیو کی پالیسی کے مطابق رقبہ نیلام کرنے کی ہدایات جاری ہو چکی ہیں۔ مقامی انتظامیہ قانون کے مطابق نیلامی کرے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 5 دسمبر 2014)

مویشی پال سکیم کے تحت الاٹ کئے گئے رقبہ کی الاٹمنٹ منسوخی و دیگر تفصیلات

*2413: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت مویشی پال سکیم کے تحت 1960 میں الاٹ کئے گئے تمام رقبہ جات کی الاٹمنٹ منسوخ کر کے ان رقبہ جات کو ڈیری فارم کے قیام کے لئے معقول شرائط کے ساتھ نیلام عام کرنے کو تیار ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مویشی پال سکیم کے رقبہ جات جو 1960 میں بیس سال کے لئے الاٹ کئے گئے ان کی مزید توسیع پر 2000 میں پابندی لگا دی گئی؟

(ج) اگر مذکورہ بات درست ہے تو ان فارمز کا قبضہ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود کیوں واپس نہیں لیا گیا اور اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود نئی پالیسی کیوں طے نہیں کی گئی، اس بارے میں پالیسی کب تک طے کر لی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 9 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) مویشی پال سکیم کے تحت 1960ء میں الاٹ کیے گئے رقبہ جات کو ڈیری فارم کے قیام کے لیے نیلام عام کرنے کی کوئی پالیسی موجود نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مویشی پال سکیم کے رقبہ جات جو 1960ء میں 20 سال کے لیے الاٹ کیے گئے تھے ان کی توسیع سال 2000۔06۔30 تک کی گئی تھی۔ مزید توسیع نہ کی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی نئی پالیسی مورخہ 2010۔11۔08 کے مطابق ان رقبہ جات کو مزید توسیع نہ کرنے کے بعد بذریعہ پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ نیلام عام کے ذریعے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور رقبہ جات جن میں کسی عدالت کا حکم امتناعی نہ ہو کو Resume کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور DCO صاحبان کو ہدایات جاری کی ہے کہ رقبہ جات Resume کرنے کے بعد نیلامی بذریعہ پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ کرنے کے لئے ارسال کریں۔ مزید عرض ہے کہ کل 32 لاٹ تھیں جن کا کل رقبہ 8297A-07K-18M تھا جن میں سے 22 لاٹ بحق سرکار ضبط ہو چکی ہیں جن کا

رقبہ 5966A-05K-04M اور 10 لاٹ ہائے کے مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں جن کا رقبہ 2331A-02K-14M ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2014)

ضلع فیصل آباد و ٹوبہ ٹیک سنگھ: سیلاب کے متاثرین کی تفصیلات

*3116: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں دریائے راوی کے سیلاب سے سال 2012 اور 2013 میں کتنا رقبہ متاثر ہوا، تفصیل چک، گاؤں اور قصبہ وائز بتائیں؟

(ب) ان تحصیلوں میں حکومت کے کن کن نمائندوں نے متاثرین سیلاب کا سروے کیا؟

(ج) ان تحصیلوں میں متاثرین سیلاب کی مالی یا دیگر کس طرح حکومت نے مدد کی اور کتنی رقم متاثرین میں تحصیل وائز تقسیم کی گئی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان تحصیلوں میں کسانوں / زمینداروں کو کوئی ریلیف حکومت نے نہ دیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان تحصیلوں میں غریب کسانوں / زمینداروں کو مالیہ / آبیانہ معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2012 کے دوران کسی قسم کا کوئی سیلاب نہ آیا تھا

تاہم سال 2013 کے سیلاب کی وجہ سے حسب ذیل نقصان ہوا۔

تحصیل کا نام	نام متاثرہ گاؤں	نقصانات فصلات (ایکڑ)	نقصان مکانات
کمالیہ	36	6040	71
پیر محل	19	6869	69
کل	55	12909	140

ڈی سی اوٹوبہ ٹیک سنگھ کی چٹھی مورخہ 2014-5-8 کے مطابق تحصیل کمالیہ اور پیر محل کے درج ذیل چکوک میں رقبہ متاثر ہوا چک نمبر GB/772، جنگل جارولا، رام پور، بیلا سیماہراج، بیلا سرور ہراج، کچلمبا، جنگل مائی صفوراں، حیات شاہ، چک نمبر GB/765، صلاحون شاہ، پنڈی، مونین، شاہ پور، نکراری، جنگل امام شاہ، ڈھڈھی، درگاہی پل، چراغ شاہ، موضع جوسہ GB/731، GB/732، GB/742، GB/734، شیر سنگھ 3/57 ٹکڑا 4/57 ٹکڑا، کلیرا کلاں، حیات کے کاٹھیا، بگار، 2/58 ٹکڑا، 3/58 ٹکڑا جھنگی پاہوران، کچھی مراد خان، جھلار سانگلہ، حویلی تارا، موجو کاٹھیا، موضع محرم کاٹھیا، شاہ ابال شاہ، کوٹ پٹھاناں، موضع باب، موضع، ککری شیر شاہ، موضع رجب کاٹھیا، موضع دھرنا، بکھ ساناپال، کنڈ بکھو ساناپال، موضع سلطان کے، بیگالی، موضع موھلاں والی موضع کنڈ کرم کاٹھیا، موضع خوشحال کے بیگالی، موضع کھوکھر، موضع جلوکا، جلمانوالی، موضع کنڈ بیلا، ٹنڈیاں، موضع محمد شاہ، موضع مائی فتیانہ، موضع غلام حسین ویروآنہ، اور 3163 افراد متاثر ہوئے۔

(ii) صوبہ پنجاب میں تمام ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز/کمشنرز کو بذریعہ چٹھی جات مورخہ 2013-9-5، 2013-9-9، 2013-9-4 اور 2013-9-11 عرض داشت کی کہ فلڈ 2013 کے متاثرہ علاقہ جات کی سروے رپورٹس مورخہ 2013-9-13 تک بھیجنے کا کہا گیا لیکن ضلعی انتظامیہ فیصل آباد کی طرف سے ایسی کوئی رپورٹ وصول نہ ہوئی جس کی وجہ سے ضلع فیصل آباد کا کوئی علاقہ آفت زدہ قرار نہیں دیا گیا۔

تاہم مذکورہ ڈی سی او فیصل آباد نے بذریعہ چٹھی مورخہ 2014-2-03 اور 2014-8-09 کو رپورٹ کی کہ تحصیل تاندلیانوالہ میں سال 2013 کے سیلاب کی وجہ سے درج ذیل چکوک میں 5836 ایکڑ رقبہ متاثر ہوا۔ اور 9214 افراد متاثر ہوئے۔

موضع شیرازہ، موضع جلی فتیانہ، موضع جلی ترہانہ، موضع عالم شاہ تاجہ، موضع دلیوالی، موضع حکیم کے کاٹھیے، موضع ابوہنیوال، موضع جٹکے حیات کے، موضع پنڈی شیخ موسیٰ، اراضی دھن سنگھ، عالم شاہ کھگھہ، موضع سعی کے موضع ملنگ، 610 گ ب موضع ٹھٹھہ بیگ، مہرشانہ، کنڈ نیکاوصلی، ٹھٹھہ اسماعیل حاجی وٹو، چیچن سعی کے، مکھن وٹو، کلاں نیکاوصلی، بھلارر جوکہ، ٹبہ ڈھک صلاح، ٹالی کھپیاں،

جھالرہ، مینگل سرکار خاص، سرور کے، جوڑی، ڈھوڈھیرہ، جسو کے سموے، سیال، خورد نیکا وصلی، بولے شاہ، کھچی امیر کلیانوالہ بورڈلو 53/3ٹکڑا، 53/7ٹکڑا۔

(iii) ضلعی انتظامیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ لینڈ ایڈ منسٹریشن مینول کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50% یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمیٹیز (پریونشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت سروے کرائے اور آفت زدہ قرار دینے کے لئے رپورٹ ریلیف کمشنر بورڈ آف ریونیو کو بھجوائے۔ اس سلسلہ میں محکمہ مال و انہار کے افسران کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔

آفت زدہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل حکومتی محصولیات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

1۔ زرعی انکم ٹیکس

2۔ آبیانہ

3۔ ترقیاتی محاصل

4۔ لوکل ریٹ

مزید برآں بینکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ جات کی وصولی موخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لیے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

(ب)(i) سال 2013ء میں تحصیل کمالیہ میں دوران سیلاب کمشنر فیصل آباد اور ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ نے متاثرہ علاقہ جات کا دورہ کیا جبکہ پٹواری / قانونگو / اسسٹنٹ کمشنر اور فیلڈ ریونیو عملہ نے سروے کیا۔

(ii) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں اسسٹنٹ کمشنر بمعہ عملہ فیلڈ نے متاثرہ علاقہ جات کا سروے کیا۔

(ج) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ و تحصیل کمالیہ میں حکومت کی طرف سے متاثرین سیلاب سال 2013 کے لیے 590 ٹینٹ اور 6992 فوڈ ہیمپرز تقسیم کئے گئے مزید برآں مبلغ۔/4,080,000 روپے کی رقم بذریعہ چیک (132 افراد جن کے مکانات مکمل طور پر متاثرہ

ہوئے تھے) فی کس مبلغ۔/30,000روپے اور 8افراد (جن کے مکانات جزوی متاثر ہوئے کو فی کس۔/15000روپے مورخہ 2013۔11۔19 کو عوامی نمائندہ گان کی موجودگی میں TMAہال میں تقسیم کئے گئے۔

(د) متاثرین سیلاب تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ حکومت کی طرف سے جو ریلیف دیا گیا اس کی تفصیل جز (ج) میں درج ہے۔

(ہ)(i) پنجاب گورنمنٹ نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بذریعہ نوٹیفکیشن نمبرCR.II/280/2013۔210 مورخہ 5اکتوبر 2013ء، 12چکوک (جنگل جرولہ، رام پور، بیلہ سیماں ہراج، بیلہ سرور ہراج، ڈھڈی، درگاہی پور، چراغ شاہ امب، حویلی تارا، موضع محرم کاٹھیہ، موضع درسانہ، بکھو سنیال، کنڈ بکھو سنپال) کو آفت زدہ قرار دیا اور ان مواضعات میں آبیانہ، زرعی انکم ٹیکس ولوکل ریٹ فصل خریف 2013کے لیے معاف کر دیئے۔

(ii) کیونکہ پہلی مرتبہ ڈی سی او فیصل آباد نے مورخہ 2014۔2۔3 کو سیلاب سے نقصان کی رپورٹ دی لہذا ڈی سی او فیصل آباد کو بذریعہ چٹھی جات مورخہ 2014۔2۔12، 2014۔2۔17اور چٹھی مورخہ 2014۔2۔24اور 2014۔3۔3عرض داشت کی کہ محکمہ مال وانہار کے افسران کے ذریعے متاثرہ علاقہ جات کا مشترکہ سروے کرائے۔

(تاریخ وصولی جواب 25ستمبر 2014)

ضلع گجرات: محکمہ مال کی اراضی پر قابضین کی تفصیلات

*3160: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ مال کی اراضی کس کس شہر اور گاؤں، قصبہ میں کتنی کتنی ہے؟

(ب) اس اراضی میں سے کتنی اراضی پر کس کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) یہ قبضہ کب سے کیا ہوا ہے اور ان سے واگزار کیوں نہیں کروایا جا رہا ہے؟

(د)ان سے کب تک سرکاری اراضی واگزار کروالی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 4 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2014)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) ضلع گجرات میں سرکاری اراضی کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں سرکاری اراضی جن ناجائز قابضین کے پاس ہے اس کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں سرکاری اراضی جن ناجائز قابضین کے پاس ہے ان لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے جتنا عرصہ سے سرکاری اراضی ان ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے اس کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جو اراضی

کابل الاٹمنٹ ہے وہ نیلام عام میں مدت سابقہ قبضہ کا تاوان وصول کر کے نیلام کی جائے گی اور جو مفاد عامہ کے لیے درکار ہے وہ واگزار کروا کر تاوان وصول کیا جائے گا۔ ڈی۔ سی۔ او کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

(د) ڈی۔ سی۔ او / کلکٹر ضلع کے مطابق جملہ کارروائی واگزاری والاٹمنٹ کے لیے تین ماہ کی مدت

درکار ہے۔ جن میں جملہ قانونی کارروائی مکمل کرلی جائے گی۔ ڈی سی او گجرات کو یہ حکم بھی دیا گیا ہے

کہ جن اہلکاران نے سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ کی بابت کوئی رپورٹ یا کارروائی کرنے کا عرصہ دراز

تک تحرک نہیں کیا ان کے خلاف کارروائی کر کے رپورٹ کرے اور فائنل نتیجہ سے اندر ایک ماہ آگاہ

کرے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 5 دسمبر 2014)</u>

<u>ضلع لاہور: کمپیوٹرائزڈ کیا گیا رقبہ ودیگر تفصیلات</u>

*3308: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سال 2013 کے دوران ضلع لاہور میں محکمہ ریونیو نے کل کتنا رقبہ کمپیوٹرائز کر لیا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں کل کتنے پٹواری ہیں اور ان کی تعیناتی کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 10 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 فروری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع لاہور میں کمپیوٹرائزڈ فردات ملکیت اور تصدیق انتقالات کی خدمات کا آغاز ضلع لاہور کی جملہ (5) تحصیلوں میں سال 2012ء سے شروع کیا جا چکا ہے۔ ضلع لاہور کے (363) مواضعات میں سے (162) مواضعات کی کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ مکمل کی جا چکی ہے جبکہ مزید (104) مواضعات تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔ جن کو جون / جولائی 2014ء تک مکمل کر لیا جائے گا۔ مزید برآں ضلع لاہور کے بقایا (97) مواضعات میں سے، (60) کا بندوبست کیا جا رہا ہے، (30) مواضعات کے رجسٹر حقداران زمین ضلع ریونیو انتظامیہ، لاہور مکمل کر رہی ہے اور (7) مواضعات زیر اشتمال ہیں ان (97) مواضعات میں تکمیل کام بندوبست، اشتمال اور تیاری رجسٹر حقداران زمین کے بعد کمپیوٹرائزیشن کا کام فی الفور شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) ضلع لاہور میں کل 274 پٹواری تعینات ہیں جنکی تعیناتی کیلئے میرٹ اور اسکی سابقہ کارکردگی ملحوظ خاطر رکھی جاتی ہے۔

*مزید برآں حکومت پنجاب برسوں پرانے پٹوار نظام کے مکمل خاتمے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق زمینی ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کیلئے کوشاں ہے۔

*زمینی ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے ساتھ ہی ریونیو ڈیپارٹمنٹ سروس ڈلیوری کے ایک نئے دور میں داخل ہو جائے گا۔ کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت برق رفتار اور درست معلومات بابت ملکیت زمین (فردات وغیرہ) سروس سنٹرز پر دستیاب ہوتی ہیں۔

* اس ضمن میں صوبہ پنجاب میں 143 سروس سنٹرز ہر تحصیل کی سطح پر وقوع پذیر ہوں گے جن میں سے اب تک 108 سروس سنٹرز سے بعداز تکمیل خدمات کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔

* 35 سنٹرز اس وقت تکمیل کے مختلف مراحل سے گزر رہے ہیں۔

*حکومت عوام کی فلاح کے اس منصوبے کو دسمبر 2014 تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور متعلقہ ادارے دن رات اس کی تکمیل کیلئے کوشاں ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 20 مئی 2014)

ضلع گوجرانوالہ: تحصیلداروں، نائب تحصیلداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3320: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے ضلع گوجرانوالہ میں سال 12-2011 میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں کتنی رقم وصول کی؟

(ب) زرعی انکم ٹیکس کی مد میں وصول کی جانے والی رقم کہاں کہاں خرچ کی جاتی ہے، اس کے خرچ کرنے کا کیا طریقہ کار ہے؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں موجود پٹواریوں، تحصیلداروں، نائب تحصیلداروں کی کتنی تعداد ہے نیز ان کے دفاتر کہاں کہاں ہیں، ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اس وقت کتنے پٹواریوں کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 فروری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر، ضلع گوجرانوالہ کے مہیا کردہ جواب کے مطابق ضلع گوجرانوالہ میں سال 12-2011 میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں مبلغ دو کروڑ تین لاکھ ستائیس ہزار دو سو تیس (2,03,27,230) روپے وصول کئے گئے ہیں۔

(ب)زرعی انکم ٹیکس کی مد میں وصول شدہ رقم کو BO1173 کے ہیڈ میں جمع کروایا جاتا ہے بعد ازاں حکومت پنجاب اس کو اپنی صوابدید کے مطابق خرچ کرتی ہے۔

(ج)آمدہ جواب از ڈسٹرکٹ کلکٹر گوجرانوالہ کے مطابق ضلع گوجرانوالہ میں موجود تحصیلداران اور نائب تحصیلداران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام اسامی	کل اسامیاں	تعداد تعینات اسامیاں	تعداد خالی اسامیاں
تحصیلدار	05	04	01
نائب تحصیلدار	14	12	02
پٹواری	270	207	63

جملہ تحصیلداران، نائب تحصیلداران کے دفاتر ضلع ہذا کی پانچ تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں واقع ہیں نیز مذکورہ افسران مطابق دورہ پروگرام دیہات میں جاکر کار سرکار بھی انجام دیتے ہیں۔پٹواریوں کے دفاتر کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)اس وقت ضلع گوجرانوالہ درج ذیل پٹواریوں کے خلاف محکمانہ انکوائری چل رہی ہے۔

نمبر شمار	نام پٹواری	حلقہ	وجہ انکوائری
	رانا اشفاق احمد	کوٹلی مغلہ	دوران Stay فرد جاری کرنے پر انکوائری چل رہی ہے۔
	رانا محمد اشفاق	قلعہ دیدار سنگھ	آڈر ہن رقبہ کی فرد جاری کرنے پر انکوائری چل رہی ہے۔
	غلام دستگیر	بنیکہ چیمہ	باوجہ نامکمل کاغذات بستہ انکوائری چل رہی ہے۔
	محمد ارشاد چیمہ	معطل	اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے پر انکوائری چل رہی ہے۔
	رانا منور حسین	معطل	اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے پر انکوائری چل رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 جولائی 2014)

محکمہ مال میں جاری احکامات پر عمل درآمد کی صورتحال

***3384**: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف)کیا یہ درست ہے کہ لیٹر نمبر 797/1092 مورخہ 2 فروری 2001 منجانب D.L.R پنجاب لاہور نے پنجاب کے تمام آفیسرز کو خانہ کاشت کے مالکان کو خانہ ملکیت میں منتقل کرنے کا حکم دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے پہلے اور اس لیٹر کے بعد کافی لیٹرز / حکم نامے مذکورہ بالا عنوان کے تحت ضلعی افیسرز کو بھیجے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کی کسی بھی تحصیل نے اس پر عمل نہیں کیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کی کچھ تحصیلوں نے خانہ کاشت کے مالکان کی رجسٹریاں وانتقال پر پابندی لگا رکھی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پابندی کی وجہ سے پنجاب کی آمدن میں (فی انتقال واشٹام رجسٹری) کروڑوں کا نقصان ہو رہا ہے؟

(و) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب اس سلسلہ میں کیا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 16 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 27 فروری 2014)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ نظامت کاغذات زمین پنجاب نے سرکلر نمبر 76 بذریعہ مراسلہ نمبری TR/9120-8840 مورخہ 11 نومبر 1999 جاری کیا۔ یہ کہ سرکلر نمبر 77 بذریعہ مراسلہ نمبری TR/1092/797 مورخہ 2 فروری 2001 بابت خانہ کاشت میں حصہ داری منتقلی عمل درآمد رجسٹر حقداران زمین جاری ہوئے اور ازاں بعد بذریعہ مراسلہ نمبری TR/2590-2294 مورخہ اپریل 2000 و مراسلہ نمبری TR/3805/4113 مورخہ 29 نومبر 2007 بالترتیب واپس لے لئے گئے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ درج بالا مراسلہ جات و دیگر مزید توضیحی مراسلہ جات عملہ فیلڈ کو درصوبہ پنجاب جاری ہوئے۔

(ج) ہر دو سرکلرہائے پر عمل درآمد بوقت تیاری رجسٹر حقداران زمین ہونا تھا۔ سرکلر نمبر 76 مورخہ 11 نومبر 1999 بذریعہ مراسلہ نمبری مورخہ 29 اپریل 2009 واپس لے لیا گیا تھا

اوراسی طرح سر کلر نمبر 77 مورخہ 2 فروری 2001 بھی بذریعہ مراسلہ مورخہ 29 نومبر 2007 بھی واپس لے لیا گیا جس کی وجہ سے ہر دو سر کلرہائے پر عمل نہیں ہو سکا۔

(د) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے بورڈ آف ریونیو پنجاب کے نوٹیفیکیشن نمبر LRIV/206/2012-177 مورخہ 2 مارچ 2012 دخلیکاران / موروثی مزارعین کو بلا معاوضہ حقوق ملکیت عطا کرتے ہوئے خانہ کاشت سے خانہ ملکیت میں منتقل کرنے کا حکم صادر کیا اور اس پر عمل درآمد بھی ہو چکا ہے خانہ کاشت کے مالکان کی زمین مروجہ قانون کے مطابق بعد از اجازت بذریعہ رجسٹریاں وانتقالات منتقل ہو رہی ہیں۔

(ہ) یہ درست نہ ہے جب حکومت پنجاب نے ایسی کوئی پابندی لگائی ہی نہیں تو نقصان کیسے ہو گا۔

(و) مندرجہ بالا جزوہائے بمطابق حقائق نہ ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 11 جون 2014)

ضلع جھنگ: پی ٹی ڈی وغیرہ کی تصدیق سے متعلقہ عوامی مسائل کی تفصیل

*3385: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ٹی ڈی وغیرہ کی تصدیق اب ریونیو بورڈ کی بجائے ڈویژنل و ضلعی سطح پر کرنے کی اجازت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صرف ضلع جھنگ میں پی ٹی ڈی وغیرہ کی تصدیق کے لئے سائیلان کی درخواستیں کافی تعداد میں جمع ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب تک جتنے پی ٹی ڈی وغیرہ جھنگ کے تصدیق ہوئے وہ اپنی مرضی سے بغیر کسی تربیت کے کئے گئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کئی سائیلان کافی عرصہ سے درخواستیں جمع کروا کے دفاتر کے چکر لگا رہے ہیں ان کی تصدیق بغیر کسی وجہ سے نہیں کی جا رہی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی تصدیق نہ کرنے سے عوام کی تکلیف کے علاوہ کئی رجسٹریاں، بیعہ، ہبہ، وراثت وغیرہ بھی نہیں ہو رہے جس سے حکومت پنجاب کا بھی نقصان ہو رہا ہے؟

(و)اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 16 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 فروری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو، پنجاب، لاہور نے دستاویزات ملکیت جائیداد ہائے متروکہ کی تصدیق کے لیے ڈویژنل سطح پر کمیٹی تشکیل دی ہے۔ ضلعی سطح پر دستاویزات کی جانچ پڑتال کے بعد ریکارڈ متعلقہ ڈویژنل کمیٹی متذکرہ بالا میں پیش ہوتا ہے۔

(ب) ضلع جھنگ میں ٹوٹل 193 درخواست برائے تصدیق پی ٹی ڈی یا ٹی ڈی وغیرہ وصول ہوئیں جن میں سے 135 کیسسز کی تصدیق ہو چکی ہے صرف 58 کیسز بوجہ سیلاب / سائیلان کا میٹنگ میں نہ آنا، التواء میں ہیں جو کہ جلد ہی نمٹا دیئے جائیں گے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ مکمل چھان بین کے بعد ڈویژنل کمیٹی کی سفارش کے بعد پی ٹی ڈی یا ٹی ڈی کی تصدیق عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) مفصل جواب جزو(ب) میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ہ) تصدیق دستاویزات سے مستقبل میں خریدار متروکہ جائیداد ہائے کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور مذکورہ تصدیق سے انتقال / رجسٹریاں بیع نامہ جات یا ہبہ وراثت وغیرہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہوتی ہے۔

(و) چونکہ بہت سارے لوگوں نے جعلی ٹائٹل ڈاکومنٹس تیار کر لئے تھے اور قیمتی شہری جائیداد کو ہڑپ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لہذا ان ڈاکومنٹس کی تصدیق کے لیے تصدیقی کمیٹیاں ہر ڈویژن میں بنادی گئی ہیں۔ جن کی تصدیق کے بعد مزید کارروائی / رجسٹری / انتقال وغیرہ عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اس وجہ سے موجودہ فیصلہ میں تبدیلی سر دست مناسب نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 دسمبر 2014)

اوکاڑہ: چک فیض آباد کی جناح آبادی سکیم کے مالکانہ حقوق کی تفصیلات

*3422: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں جناح آبادی سکیم کے تحت وہاں پر رہائش پذیر لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کے لوگوں کو محکمہ ریونیو کے تحصیلدار، پٹواری نے مالکانہ حقوق کی اسناد اور فرد ملکیت بھی جاری کیں؟

(ج) مذکورہ گاؤں کے جن لوگوں کو مالکانہ حقوق کی اسناد اور فرد ملکیت جاری کی گئیں ان کے نام، ولدیت اور قومیت بتائی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کے لوگوں کو اسناد اور مالکانہ حقوق ملنے کے باوجود گاؤں ہذا کے وڈیرے ان سے زبردستی مکان خالی کروالیتے ہیں جو ان وڈیروں کا کہنا نہیں مانتا، ان کو گھر سے بے دخل کر دیا جاتا ہے جبکہ یہ لوگ 50/60 سال سے رہائش پذیر ہیں؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں کے لوگوں کو جاری کی گئی اسناد پر عملدرآمد کروانے اور فرد ملکیت پر انتقال درج کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل یکم اپریل 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ چک فیض آباد داخلی کھولے مرید والے تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں 59 افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کی گئیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ جن 59 افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری ہوئیں ان کے انتقالات درج کر کے انتقالات کی نقول اسناد کے ساتھ فراہم کی گئی ہیں۔

(ج) جن افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد فرد ملکیت جاری کی گئی ہیں ان کے نام، ولدیت اور قومیت "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کیونکہ دفتر ہذا کو کوئی ایسی تحریری شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز (ج) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 دسمبر 2014)

پاک پتن: چک نمبر 20/ای بی میں سرکاری اراضی اور قبرستان سے متعلقہ تفصیلات

*3491: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا چک نمبر 20/ای بی ضلع پاکپتن میں سرکاری اراضی موجود ہے اگر ہاں تو کتنے ایکڑ رقبہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس چک میں قبرستان نہ ہے؟

(ج) اگر سرکاری رقبہ موجود ہے تو کیا حکومت چک 20/ای بی میں قبرستان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 فروری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) چک نمبر EB/20 تحصیل عارفوالا میں کل سرکاری رقبہ 82 کنال 04 مرلہ ہے۔

(ب) بمطابق ریکارڈ 14 کنال 13 مرلہ غیر ممکن قبرستان اہل اسلام موجود ہے جس میں سے رقبہ تقریباً 04 کنال موقع پر خالی ہے۔

(ج) چونکہ پہلے ہی چک ہذا میں قبرستان موجود ہے اور موقع پر قبرستان کا 04 کنال رقبہ خالی پڑا ہے لہذا مزید قبرستان بنانے کی فی الحال ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 اگست 2014)

صوبہ میں زرعی زمینوں کی نئی اسسمنٹ کا مسئلہ

*3506: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے

(الف) پنجاب میں زرعی زمینوں کے مالیہ، آبیانہ اور ٹیکسز کی وصولی کے لئے آخری اسسمنٹ کب کی گئی؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ موجودہ زمینی حالات تبدیل ہو چکے ہیں، ناکارہ اور بنجر زمینیں آباد ہو چکی ہیں اور زرخیز زمینیں اکثر جگہوں پر سیم اور تھور کی وجہ سے ناکارہ ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی اسسمنٹ سے Produce index unit میں تبدیلی آئے گی جو زرعی سیکٹر میں انقلابی تبدیلی کا پیش خیمہ ہو گی؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) پنجاب میں زرعی زمینوں کے مالیہ، آبیانہ اور زرعی ٹیکس کی وصولی کی آخری اسسمنٹ مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ مالیہ: مالیہ کی آخری اسسمنٹ ربیع 97-1996 میں کی گئی مگر اس کی وصولی نہ ہو سکی تاہم مالیہ بمطابق پنجاب گزٹ نوٹیفیکیشن نمبر Legis:3(XXV/97 مورخہ 1997-07-21 سے ختم کر دیا گیا تھا تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ آبیانہ: آبیانہ کی اسسمنٹ محکمہ اریگیشن کرتا ہے اور اسکی وصولی بورڈ آف ریونیو کرتا ہے آبیانہ کی اسسمنٹ گرداوری کی تکمیل پر ہوتی تھی اس وقت محکمہ اریگیشن مختلف ریٹس نہر ڈویژن کے مطابق اسسمنٹ کرتا تھا محکمہ اریگیشن نے 2003 میں بحوالہ نوٹیفیکیشن SO(REV)I&PA-98/2003 مورخہ 2003-10-25 سے اس کو فلیٹ ریٹ میں تبدیل کر دیا جس کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس وقت آبیانہ کے ریٹس مندرجہ ذیل ہیں۔

فصل خریف	85 روپے فی ایکڑ
فصل ربیع	50 روپے فی ایکڑ

3۔ زرعی انکم ٹیکس زرعی انکم ٹیکس مالیہ کو ختم کرنے کے بعد حکومت پنجاب نے اس کی جگہ زرعی انکم ٹیکس کو لاگو کیا جس کا اسسمنٹ شیڈول "سی" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا۔

(ب)اس جز کا تعلق محکمہ زراعت سے ہے محکمہ مال موقع پر ہونے والی تبدیلی اپنے ریکارڈ میں اندراج کرتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے پروڈیوس انڈیکس یونٹ کی تشخیص کا فارمولا بنیادی طور پر 50-1949 میں مہاجرین کی زمینوں پر آبادکاری کے لیے وضع کیا گیا تھا۔ تشخیص شدہ پروڈیوس انڈیکس یونٹ کی بنیاد پر زرعی اصلاحات کے تحت حد ملکیت مقرر کی گئی۔ زرعی پاس بک سسٹم کے تحت مالکوں کی زمین کی قیمت کی تشخیص کا ایک طریقہ قیمت فی پیداواری یونٹ رکھا گیا۔ اگرچہ 50-1949 کے بعد زمینوں کی حیثیت میں فی ایکڑ پیداوار میں بہت تبدیلیاں آچکی ہیں لیکن پروڈیوس انڈیکس یونٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جس وجہ سے پروڈیوس انڈیکس یونٹ کا نظام فرسودہ ہو چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 دسمبر 2014)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری اراضی کے بارے میں تفصیلات

*3529: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک نمبر 323 ج ب، 324 ج ب، 325 ج ب، 326 ج ب، 327 ج ب، 330 ج ب اور 331 ج ب میں کتنے ایکڑ سرکاری راضی موجود ہے؟

(ب) مذکورہ سرکاری اراضی پر کس کس شخص نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، ناجائز قبضہ واگزار کروانے کے لئے انتظامیہ نے اب تک کیا اقدامات اٹھانے ہیں، کب تک ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروالی جائے گی؟

(ج) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ پانچ سال کے دوران واگزار کروائی جانے والی ارضی کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی جائیں؟

(د) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنی ارضی لیز، ٹھیکہ یا پٹہ پر کس کس شخص کو سالانہ کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے، تفصیلات ایوان کو فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی یکم جنوری 2014 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف)

چک نمبر 323 ج ب	801 کنال 19 مرلے
چک نمبر 324 ج ب	316 کنال 09 مرلے
چک نمبر 325 ج ب	2079 کنال 09 مرلے
چک نمبر 326 ج ب	5760 کنال 14 مرلے
چک نمبر 327 ج ب	229 کنال 07 مرلے
چک نمبر 330 ج ب	728 کنال 12 مرلے
چک نمبر 331 ج ب	1456 کنال 07 مرلے

(ب) تفصیل ناجائز قابضین جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ناجائز قبضہ کے متعلق مختلف عدالت ہائے کیس زیر سماعت ہیں فیصلہ آنے پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) گزشتہ پانچ سال کے دوران 911 ایکڑ 05 کنال اور 13 مرلہ واگزار کروایا جاچکا ہے۔

(د) تفصیل فہرست الاٹیاں پٹہ عارضی کاشت مع زرلگان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رقبہ 1600 ایکڑ 18 مرلے لیز پر دیا گیا ہے جس سے مبلغ -/59,62,708 (59 لاکھ 62 ہزار 7 سو 8) روپے بطور لیز سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ تفصیل جھنڈی "ب" اور "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 دسمبر 2014)

ضلع ساہیوال: ضلع بھر میں محکمہ مال کے تعینات سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*3555: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کل کتنے تحصیلدار، گرداور، قانونگو اور پٹواری کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ ملازمین میرٹ پالیسی کے برعکس تعینات ہوئے ہیں؟

(ج) اس وقت کون کون سے ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں کب سے چل رہی ہیں؟
(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ ملازمین کے خلاف انکوائریاں ثابت ہو چکی ہیں اور ان کو سزا نہیں دی گئی اور وہ تا حال اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں کارروائی نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم جنوری 2014 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع ساہیوال میں کام کرنے والے تحصیلدار، گرداور، قانونگو اور پٹواریوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کل منظور شدہ اسامیاں تحصیلدار	2	حال تعینات	2
کل منظور شدہ اسامیاں، نائب تحصیلدار	11	حال تعینات	11
کل منظور شدہ اسامیاں گرداور / قانونگو	18	حال تعینات	11
کل منظور شدہ اسامیاں پٹواریاں	209	حال تعینات	153

ان کے نام، عہدہ، سکیل اور عرصہ تعیناتی سے متعلق تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں تمام ملازمین حکومت کی پالیسی اور رولز کے مطابق تعینات کیے گئے ہیں۔ کوئی بھی ملازم میرٹ پالیسی کے برعکس تعینات نہ ہوا ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں جن ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں انکی تفصیل جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے جن ملازمین کے خلاف انکوائریاں چل رہی ہیں ان کی تفصیل جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے کسی بھی ملازم کے خلاف ابھی تک کوئی انکوائری ثابت نہ ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 جولائی 2014)

ساہیوال: ڈی سی او ساہیوال کے زیر التواء انکوائریوں سے متعلقہ تفصیلات

*3557:جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی سی او ساہیوال کے پاس پچھلے تین سال سے کن کن اہلکاران وافسران کی انکوائریاں زیر التواء ہیں ان کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی انکوائریاں مکمل ہو چکی ہیں اور ان میں سے کیا کیا سزائیں کن کن ملازمین کو دی گئیں، ان کے نام و عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا ملازمین میں سے جن کی انکوائریاں ابھی تک زیر التواء ہیں ان کو کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی یکم جنوری 2014 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ڈی سی او ساہیوال کے پاس جن اہلکاران وافسران کی انکوائریاں زیر التواء ہیں ان کی تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 33 انکوائریاں مکمل ہوئیں جن کی تفصیل جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زیر التواء انکوائری ہائے میں سے بعض تا فیصلہ عدالت انسداد رشوت ستانی زیر التواء ہیں۔ ان کا فیصلہ عدالت انسداد رشوت ستانی کی Judgment کی روشنی میں کیا جائے گا۔ جبکہ کچھ انکوائری ہائے کے فیصلے کی مدت PEEDA Act, 2006 کے تحت 60 یوم ہے بقایا انکوائری افسران کو ہدایت جاری کی جا رہی ہے کہ زیر ہائے انکوائری کا جلد از جلد فیصلہ کریں۔ تفصیل انکوائری جھنڈی "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جون 2014)

لاہور: ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3609:جناب شہزاد منشی : کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے منصوبے کے لئے مالی سال 14-2013 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ رقم کب جاری کی گئی؟

(ب) 14-2013 کے دوران لاہور کے کتنے مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا؟

(ج)اس ریکارڈ کو کمپیو ٹرائزڈ کرنے کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ان کے کتنے ماہانہ اخراجات ہیں؟

(د)اس وقت لاہور میں کتنا فیصد کام کمپیو ٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنے فیصد بقایا ہے؟

(ہ)کیا ضلع لاہور کا تمام کام 2013-14 کے دوران کمپیو ٹرائزڈ ہو جائے گا؟

(تاریخ وصولی 6 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف)لینڈ ریکارڈ کی کمپیو ٹرائزیشن کا منصوبہ ورلڈ بینک سے معاہدے کے تحت شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ورلڈ بینک سہ ماہی بنیادوں پر کی گئی منصوبہ بندی کے تحت فنڈز کا اجراء کرتا ہے۔ مالی سال 2013-14ء میں 200 ملین روپے ضلع لاہور کے لئے مختص کئے گئے تھے اور یہ تمام رقم 19 نومبر 2013ء کو ورلڈ بینک نے جاری کر دی تھی۔

(ب)کمپیو ٹرائزڈ فردات ملکیت اور تصدیق انتقالات کی خدمات کا آغاز ضلع لاہور کی جملہ (5) تحصیلوں میں سال 2012ء سے شروع کیا جا چکا ہے۔ ضلع لاہور کے (363) مواضعات میں سے (162) مواضعات کی کمپیو ٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ مکمل کی جا چکی ہے جبکہ مزید (104) مواضعات تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔ جن کو جون / جولائی 2014ء تک مکمل کر لیا جائے گا۔ ضلع لاہور کے بقایا (97) مواضعات میں سے، (60) کا بندوبست کیا جا رہا ہے، (30) مواضعات کے رجسٹر حقداران زمین ضلعی ریونیو انتظامیہ، لاہور مکمل کر رہی ہے اور (7) مواضعات زیر اشتمال ہیں۔ ان (97) مواضعات میں تکمیل کام بندوبست، اشتمال اور تیاری رجسٹر حقداران زمین کے بعد کمپیو ٹرائزیشن کا کام فی الفور شروع کر دیا جائے گا۔

(ج)کمپیو ٹریشن آف لینڈ ریکارڈز ایک مرحلہ وار پروگرام ہے جو لینڈ ریکارڈ کی سکیننگ، ڈیٹا انٹری، انتقالات اور فرد بدرات کے عملدرآمد کے مراحل پر مشتمل ہے۔ ضلع لاہور کے لئے یہ تمام خدمات انٹرنیشنل معیار کی فرم Accountancy Outsourcing Services Open

(AOS) Competition اور شفاف طریقے سے منتخب کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں فنڈز کی فراہمی سرانجام دیئے گئے کام کی بنیاد پر مروجہ قوانین کی روشنی میں کی جاتی ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ ضلع لاہور کے بقایا (97) مواضعات میں سے، (60) کا بندوبست کیا جارہا ہے، (30) مواضعات کے رجسٹر حقداران زمین ضلعی ریونیو انتظامیہ، لاہور مکمل کررہی ہے اور (7) مواضعات زیر اشتمال ہیں۔ ان (97) مواضعات میں تکمیل کام بندوبست، اشتمال اور تیاری رجسٹر حقداران زمین کے بعد کمپیوٹرائزیشن کا کام فی الفور شروع کر دیا جائے گا۔

(ہ) یہ امید کی جاتی ہے کہ 104 مواضعات جو کہ تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں کو جون / جولائی 2014ء تک مکمل کر لیا جائے گا۔ جبکہ باقی ماندہ 97 مواضعات میں تکمیل کام بندوبست، اشتمال اور تیاری رجسٹر حقداران زمین کے بعد کمپیوٹرائزیشن کا کام فی الفور شروع کر دیا جائے گا۔

- مزید برآں حکومت پنجاب برسوں پرانے پٹوار نظام کے مکمل خاتمے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق زمینی ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے لئے کوشاں ہے۔
- زمینی ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے ساتھ ہی ریونیو ڈیپارٹمنٹ سروس ڈلیوری کے ایک نئے دور میں داخل ہو جائے گا۔ کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت برق رفتار اور درست معلومات بابت ملکیت زمین (فردات وغیرہ) سروس سنٹرز پر دستیاب ہوتی ہیں۔
- اس ضمن میں صوبہ پنجاب میں 143 سروس سنٹرز ہر تحصیل کی سطح پر وقوع پذیر ہوں گے۔ جن میں سے اب تک 108 سروس سنٹرز سے بعد از تکمیل خدمات کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔
- 35 سنٹرز اس وقت تکمیل کے مختلف مراحل سے گزر رہے ہیں۔
- حکومت عوام کی فلاح کے اس منصوبے کو دسمبر 2014 تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور متعلقہ ادارے دن رات اس کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3 مئی 2014)</u>

<u>ٹوبہ ٹیک سنگھ: سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات</u>

*3624: لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حکومت پنجاب کا کل کتنا رقبہ کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) نمبرداری سکیم کے تحت کن کن اشخاص کو کتنا کتنا رقبہ کہاں کہاں الاٹ کیا گیا ہے؟

(تاریخ وصولی 10 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ آمدہ منجانب ڈسٹرکٹ کلکٹر، ٹوبہ ٹیک سنگھ مندرجہ ذیل تحصیلوں میں حکومت پنجاب کا بقایا سرکار رقبہ واقع ہے:-

1. تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بقایا سرکار رقبہ 517 ایکڑ 02 کنال اور 16 مرلے موجود ہے جس کی تفصیل (جھنڈی "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. تحصیل گوجرہ میں بقایا سرکار رقبہ 317 ایکڑ 06 کنال اور 08 مرلے موجود ہے جس کی تفصیل (جھنڈی "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3. تحصیل کمالیہ میں بقایا سرکار رقبہ 242 ایکڑ 02 کنال اور 12 مرلے موجود ہے جس کی تفصیل (جھنڈی "پ") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
4. تحصیل پیرمحل میں بقایا سرکار رقبہ 271 ایکڑ 05 کنال اور 12 مرلے موجود ہے جس کی تفصیل (جھنڈی "ت") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لہذا اس طرح بمطابق رپورٹ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل رقبہ تعدادی 1349 ایکڑ اور 01 کنال بقایا سرکار کی صورت میں موجود ہے۔

(ب) بمطابق رپورٹ آمدہ منجانب ڈسٹرکٹ کلکٹر، ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تحصیلوں میں رقبہ سرکار نمبرداری گرانٹ سکیم کے تحت جن نمبرداروں کو رقبہ الاٹ شدہ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1. تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مواضعات میں 197 نمبر داران کو رقبہ تعدادی 2468 ایکڑ اور 03 مرلے نمبرداری گرانٹ سکیم کے تحت الاٹ شدہ ہے جس کی تفصیل (جھنڈی "ٹ") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. تحصیل گوجرہ کے مواضعات میں 82 نمبر داران کو رقبہ تعدادی 978 ایکڑ اور 16 مرلے نمبرداری گرانٹ سکیم کے تحت الاٹ شدہ ہے جس کی تفصیل (جھنڈی "ج") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3. تحصیل کمالیہ کے مواضعات میں 71 نمبر داران کو رقبہ تعدادی 859 ایکڑ 06 کنال اور 14 مرلے نمبرداری گرانٹ سکیم کے تحت الاٹ شدہ ہے۔ جس کی تفصیل (جھنڈی "چ") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
4. تحصیل پیر محل کے مواضعات میں 134 نمبر داران کو رقبہ تعدادی 1645 ایکڑ اور 05 کنال نمبرداری گرانٹ سکیم کے تحت الاٹ شدہ ہے۔ جس کی تفصیل (جھنڈی "ح") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لہذا اس طرح ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 484 نمبر داران کو رقبہ تعدادی 5951 ایکڑ 05 کنال اور 10 مرلے نمبرداری سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2014)</u>

<u>چولستان کے علاقہ میں رقبہ کی تفصیلات</u>

*3645: <u>ڈاکٹر مراد راس:</u> کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چولستان کا علاقہ کتنے رقبہ پر محیط ہے، اس وقت کتنے رقبہ پر کاشت ہو رہی ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس میں سے کتنے رقبہ کو قابل کاشت بنایا گیا؟

(تاریخ وصولی 15 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) چولستان کا رقبہ 66،55،360 ایکڑز رقبہ پر محیط ہے اور ایم ڈی چولستان کی رپورٹ کے مطابق فصل ربیع 2014ء 1,59,485 ایکڑ رقبہ پر کاشت ہو رہی ہے۔

(ب) ایم ڈی چولستان کی رپورٹ کے مطابق پچھلے پانچ سالوں کے دوران 64,592 ایکڑ رقبہ کو قابل کاشت بنایا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2014)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ریلوے پھاٹک گرین بیلٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3690: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں کروڑوں روپے کی سرکاری کمرشل جگہ (نزد ریلوے پھاٹک گرین بیلٹ جھنگ روڈ اور واٹر ورکس نمبر 1 واقع گوجرہ روڈ) پر پرائیویٹ لوگوں نے قبضہ جما کر کمرشل مارکیٹیں بنائی ہیں کو کیا مفاد عامہ کے لئے مخصوص سرائے، گرین بیلٹ اور واٹر ورکس کی جگہ کو کمرشل مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

(ب) کیا مفاد عامہ کے لئے مخصوص انتہائی قیمتی اراضی کو پرائیویٹ لوگوں کے حوالے کرنے کے لئے بورڈ آف ریونیو پنجاب سے تحریری اجازت نامہ حاصل کیا گیا ہے اگر نہیں تو کس اتھارٹی کے احکامات کے تحت یہ جگہ پرائیویٹ لوگوں کے قبضے میں دی گئی؟

(ج) کروڑوں روپے مالیت کی مفاد عامہ کے لئے مخصوص یہ اراضی کن افراد کو الاٹ کی گئی اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے؟

(د) اس اراضی پر قابض افراد سے ماہانہ کتنی رقم وصول کی جاتی ہے اور یہ حکومت کا کونسا ادارہ وصول کرتا ہے؟

(تاریخ وصولی 16 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 مارچ 2014)

(جواب موصول نہیں ہوا)

رحیم یار خان: کلیم کی آبادیوں میں رجسٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

*3708: سردار شہاب الدین خان سیہڑ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2007 تک ضلع رحیم یار خان میں کلیم کی آبادی میں ایکسائز کے ریکارڈ کے مطابق رجسٹریاں ہوتی رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2008 میں حکومت پنجاب کی طرف سے کلیم کی آبادیوں کی رجسٹریاں بند کر دیں، جس سے ایک طرف تو عوام کی حق رسی نہیں ہو رہی جبکہ دوسری طرف ریونیو محکمہ کو سالانہ کروڑوں کا نقصان ہو رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت اپنے اس فیصلہ کو دوبارہ زیر غور لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 16 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ سال 2007ء میں تحصیل رحیم یار خان اور تحصیل خان پور میں کلیم کی آبادی (جس میں TD/TO/PTD جاری ہوئے تھے) کی رجسٹریاں ہوتی رہی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے ایسی پراپرٹی جن میں TD/TO/PTD جاری ہوئے ان کی مزید رجسٹری سے پہلے ٹائٹل ڈاکومنٹ یعنی TD/TO/PTD کی ڈویژنل ویریفیکیشن کمیٹی جو کہ کمشنر بہاولپور کی سربراہی میں ہوتی ہے تصدیق ضروری قرار دی گئی ہے۔

(ج) چونکہ بہت سارے لوگوں نے جعلی ٹائٹل ڈاکومنٹس تیار کر لئے تھے اور قیمتی شہری جائیداد کو ہڑپ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لہذا ان ڈاکومنٹس کی تصدیق کے لیے تصدیقی کمیٹیاں ہر ڈویژن میں بنا دی گئی ہیں۔ جن کی تصدیق کے بعد مزید کارروائی / رجسٹری / انتقال وغیرہ عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اس وجہ سے موجودہ فیصلہ میں تبدیلی سر دست مناسب نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 دسمبر 2014)

تحصیل کھاریاں میں پٹوار سرکل سے متعلقہ معلومات

*3758: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خان تحصیل کھاریاں میں Settlement کے جو پٹواری کام کر رہے ہیں ان کے نام و پتہ جات بیان فرمائیں ؟

(ب) یکم دسمبر 2013 سے آج تک اس پٹوار سرکل میں تعینات کس کس Settlement کے پٹواری کا تبادلہ یہاں سے ہوا اور کتنی دفعہ ان کا تبادلہ منسوخ ہوا، بار بار تبادلہ کرنے اور منسوخ کرنے کی وجوہات بتائیں ؟

(ج) اس پٹوار سرکل میں تعینات کس کس Settlement کے پٹواری کے پاس اضافی چارج ہے اور ان کو اضافی چارج دینے کی وجوہات کیا ہیں ؟

(د) کیا اس پٹوار سرکل یا تحصیل کھاریاں میں Settlement کے پٹواریوں کی کمی ہے جو اس پٹوار سرکل میں تعینات پٹواریوں کے پاس اضافی چارج ہیں ؟

(ہ) تحصیل کھاریاں میں Settlement کے کتنے پٹواری کام کر رہے ہیں کس کس کے پاس اضافی چارج ہے اور کس پٹواری کے پاس کسی بھی پٹوار سرکل کا چارج نہ ہے ؟

(و) کیا حکومت اس تحصیل میں Settlement میں تعینات پٹواریوں سے اضافی چارج واپس لینے اور جن کے پاس کسی بھی سرکل کا چارج نہ ہے ان کو اس حلقہ کا چارج دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 21 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خاں میں اس وقت ملک افتخار احمد پٹواری کام کر رہا ہے۔

(ب) 6 دسمبر 2013ء سے لیکر آج تک پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خاں سے صرف محمد آصف پٹواری کا تبادلہ ہوا اور ایک بار اس کا تبادلہ Held in abeyance کیا گیا۔ مکمل تفصیل کچھ یوں ہے کہ محمد آصف پٹواری مورخہ 24-09-2011 سے پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خاں تعینات تھا۔ تاہم عدم دلچسپی کے باعث محمد آصف پٹواری نے اس حلقہ کا بندوبست کا کام بروقت مکمل نہ کیا۔ اسکی Poor

محمد 27-11-2013 مورخہ 701/PK بذریعہ آرڈر نمبری performance کی وجہ سے آصف پٹواری کو اس پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خاں سے ٹرانسفر کر کے بطور پٹواری حلقہ چک محمود لگا یا گیا۔
مورخہ 28-11-2013 کو حسب رپورٹ ریونیوافسر حلقہ پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خاں کا اضافی چارج ملحقہ پٹوار سرکل چکوڑی شیر غازی نمبر 1 کے پٹواری ملک افتخار احمد کو دیا گیا۔ بعد ازاں محمد آصف پٹواری نے EASO کھاریاں کے پاس پیش ہو کر پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خاں کا بندوبست کا کام جلد مکمل کرنے کی Assurance دی لہذا بذریعہ آرڈر نمبری 731/PK مورخہ 03-12-2013 محمد آصف پٹواری کے اس پٹوار سرکل سے تبادلہ کا آرڈر مورخہ 27-11-2013 تا حکم ثانی Held in abeyance کیا گیا اور 27-11-2013 کو ہی ملک افتخار احمد پٹواری سے پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خاں کا اضافی چارج واپس لیکر محمد آصف پٹواری کو سونپا گیا۔ بعد ازاں بندوبست کے کام کی رفتار (Progress) کا جائزہ لینے کے لئے مورخہ 27-12-2013 کو ایک میٹنگ دفتر EASO کھاریاں منعقد ہوئی۔ دوران میٹنگ یہ بات عیاں ہوئی کہ محمد آصف پٹواری نے Assurance دینے کے باوجود بھی بندوبست کا کوئی کام نہ کیا ہے۔ جبکہ حکومت پنجاب کی طرف سے بندوبست کا کام جلد مکمل کرنے کے لئے واضح ہدایات جاری کی گئیں تھیں۔ محمد آصف پٹواری کے پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خاں سے ٹرانسفر کے حکم کو عارضی التواء یعنی Held in abeyance کرنے کی بابت جاری شدہ حکم بذریعہ آرڈر نمبر 804/PK مورخہ 27-12-2013 واپس لے لیا گیا اور پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خاں کا اضافی چارج دوبارہ ملک افتخار احمد پٹواری کو سونپا گیا۔ جو کہ تا حال تسلی بخش طور پر اس حلقہ میں کام کر رہا ہے۔

(ج) پٹوار سرکل کوٹلہ قاسم خاں کا اضافی چارج ملحقہ پٹوار سرکل چکوڑی شیر غازی نمبر 1 کے پٹواری ملک افتخار احمد کے پاس ہے۔ اس کو اس خالی حلقہ کا چارج بوجہ کمی پٹواریان ملحقہ حلقہ کا پٹواری ہونے کی وجہ سے ریونیوافسر حلقہ کی تحریری گزارش Recommendation پر دیا گیا۔

(د) تحصیل کھاریاں میں عرصہ دراز سے پٹواریوں کی بھرتی نہ ہونے کی وجہ سے 20 آسامیاں خالی ہیں۔ پٹواریوں کی کمی کے باعث بندوبست کے کام کی تکمیل اور دیگر سرکاری فرائض کی ادائیگی کے

لئے خالی پٹوار سر کل کوٹلہ قاسم خاں کا اضافی چارج ملحقہ پٹوار سر کل چکوڑی شیر غازی نمبر 1 کے پٹواری ملک افتخار علی کو ریونیو افسر حلقہ کی تحریری گزارش / Recommendation پر دیا گیا۔

(ہ) تحصیل کھاریاں میں Settlement کے پٹواریان کی کل منظور شدہ اسامیاں 102 ہیں۔ جن میں 82 پٹواری On Role ہیں جبکہ اس وقت 20 اسامیاں خالی ہیں۔ مندرجہ ذیل پٹواریان کے پاس اپنی تعیناتی والے حلقہ کے علاوہ دیگر پٹوار سر کلز کا اضافی چارج ہے۔ چونکہ ضلع ہذا و تحصیل کھاریاں میں کام بندوبست جاری ہے۔ جبکہ پٹواریان کی کمی ہے۔ لہذا کام بندوبست کی بروقت مطابق شیڈول تکمیل کے لئے درج ذیل پٹواریان کو اضافی پٹور سر کل ہائے کی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں:۔

1. سلیم سورج سبحانی پٹواری، پٹوار سر کل بدر مر جان، اضافی پٹوار سر کل موہری
2. عابد حسین پٹواری، پٹوار سر کل ڈوگہ، اضافی پٹوار سر کل مکول
3. ملک افتخار علی پٹواری، پٹواری سر کل چکوڑی شیر غازی نمبر 1، اضافی پٹوار سر کل کوٹلہ قاسم خاں
4. محمد زبیر پٹواری، پٹوار سر کل پنجن شہانہ، اضافی پٹوار سر کل پٹیالہ
5. ریاست علی پٹواری، پٹوار سر کل خوجہ، اضافی پٹوار سر کل چک محمود
6. شفقت محمود پٹواری، پٹوار سر کل کراڑیوالہ نمبر 11، اضافی پٹوار سر کل فتہ بھنڈ
7. محمد اجمل پٹواری، پٹوار سر کل مرزا طاہر، اضافی پٹوار سر کل ملوانہ
8. میاں محمد ارشد پٹواری، پٹوار سر کل بھاؤ گھسیٹ پرو، اضافی پٹوار سر کل لونگو
9. عظمت اللہ پٹواری، پٹواری سر کل ڈھو، اضافی پٹوار سر کل بدو
10. محمد احسان پٹواری، پٹوار سر کل راٹھوڑی، اضافی پٹوار سر کل بھنڈ گراں
11. جاوید خان پٹواری، پٹواری سر کل سونمبڑی، اضافی پٹوار سر کل بھورچھ II
12. عابد حسین پٹواری، پٹوار سر کل کوٹلہ ارب علیخان، اضافی پٹوار ر سر کل مراڑیاں I
13. ظفر احمد پٹواری، پٹوار سر کل لنگڑیال، اضافی پٹوار سر کل مراڑیاں II
14. افتخار احمد پٹواری، پٹوار سر کل ٹھوٹھہ رائے بہادر، اضافی پٹوار سر کل منگلیہ

15. مسعود احمد پٹواری، پٹوار سر کل کگرالی، اضافی پٹوار سر کل سینتھل
16. نصیر احمد پٹواری، پٹور سر کل کھرانہ، اضافی پٹوار سر کل آچھ
17. موید الحسن پٹواری، پٹوار سر کل باغانوالہ، اضافی پٹوار سر کل سر سال
18. ملک محمد جمشید پٹواری، پٹوار سر کل چڑیاوالہ، اضافی پٹوار سر کل پنڈی اعوان، چاچووال، دلاور پور
19. محمد آصف پٹواری، پٹوار سر کل نور جمال، اضافی پٹوار سر کل چک محمود

جبکہ حسب ذیل پٹواریان جن کی سابقہ حلقہ جات میں تعیناتی کے دوران کارکردگی کار سرکار غیر تسلی بخش رہی یا ان کے خلاف انکوائری ہائے زیر سماعت ہیں۔ لہذا ان کی اپنے سرکاری فرائض کی ادائیگی میں عدم دلچسپی اور سابقہ ناقص کارکردگی کی بناء پر تا حال انہیں کسی بھی پٹوار سر کل میں تعینات نہ کیا گیا ہے:۔

(1)۔ عبدالقیوم پٹواری (2)۔ محمد اشرف پٹواری (3) خضر حیات پٹواری (معطل شدہ) 4۔ ظفر اقبال پٹواری (5) راجہ فرید پٹواری

(و) تحصیل کھاریاں میں وقتاً فوقتاً Administrative Grounds اور Public Interest کے تحت پٹواریان کی تقرری و تبادلے ہوتے رہتے ہیں۔ کوٹلہ قاسم خاں سمیت تمام خالی پٹوار سر کل ہائے کا اضافی چارج موڑوں اور ملحقہ جات کے پٹواریوں کو دیا گیا ہے تاکہ بندوبست کا کام بروقت تکمیل کو پہنچ سکے۔ تمام پٹواریان جن کے پاس اضافی چارج ہے ان کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ جبکہ جو پٹواریان اس وقت فارغ ہیں ان کی ماضی قریب میں کارکردگی غیر تسلی بخش رہی ہے۔ لہذا بندوبست کے کام کی تکمیل تک اور کسی معقول وجہ کے بغیر فی الوقت وہ پٹواریان جو کہ سرکاری امور کی انجام دہی نہایت ذمہ داری محنت اور تسلی بخش طریقے سے کر رہے ہیں ان سے اضافی چارج واپس لیکر دوسرے فارغ پٹواریان کو دینے سے بندوبست کا کام متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ تاہم حسب ضرورت مناسب وقت پر وہ پٹواریان جن کے پاس کسی بھی حلقہ کا چارج نہ ہے ان کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جولائی 2014)

جھنگ: شورکوٹ میں محکمہ مال کی سرکاری زمین سے متعلقہ تفصیلات

***3779: جناب خالد غنی چودھری:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں محکمہ مال کی سرکاری زمین کس کس موضع میں کتنی کتنی ہے۔ یکم جنوری 2010 تا دسمبر 2013 کتنی اراضی کتنے افراد کو لیز، پٹہ، ٹھیکہ فروخت کے ذریعے دی گئی، ان افراد کے نام مع اراضی کی تفصیل بیان کی جائے اور اس سے سالانہ کتنی رقم حکومت کو وصول ہو رہی ہے؟

(ب) اس وقت کتنی بنجر اراضی کس کس جگہ ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ ان کے نام، ولدیت، پتہ جات اور موضع مع سرکاری اراضی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں، کیا حکومت تحصیل شورکوٹ میں خالی سرکاری زمین غریبوں اور بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 28 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تحصیل شورکوٹ، ضلع جھنگ کے 57 چکوک میں سرکاری اراضی 1760 ایکڑ 04 کنال 01 مرلہ ہے اور یہ رقبہ جات 249 افراد کو 2010ء تا 2013ء کے دوران دو سالہ تا پانچ سالہ پٹہ / لیز پر دیا گیا ہے اور اس سے حکومت کو -/1,02,42,832 (1 کروڑ 2 لاکھ 42 ہزار 8 سو 32) روپے سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔ تفصیل (جھنڈی "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل شورکوٹ کے چک نمبر 499/ج ب، میں رقبہ تعدادی 160 ایکڑ 07 کنال 08 مرلہ بنجر قدیم ہے۔ ان رقبہ جات کے مقدمات مختلف عدالتوں میں میں زیر التواء ہیں۔ تفصیل (جھنڈی "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل شور کوٹ کے 17 چکوک میں 286 ایکڑ 07 کنال 04 مرلہ رقبہ پر 308 افراد نے قبضہ کر رکھا ہے۔ جس کی تفصیل (جھنڈی "ج") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 286 ایکڑ 07 کنال 04 مرلہ رقبہ میں سے 94 ایکڑ 03 کنال 01 مرلہ رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروالیا گیا ہے اور باقی رقبہ کے بارے رٹ پٹیشن نمبری 2010/4261، لاہور ہائی کورٹ لاہور میں زیر سماعت ہے اور کچھ رقبہ کے بارے میں کمشنر، فیصل آباد کی عدالت میں کیس زیر التواء ہے۔ جیسے ہی عدالت عالیہ کا فیصلہ آئے گا۔ یہ رقبہ بھی گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت الاٹ کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2014)

ضلع میانوالی: حلقہ پی پی 45 میں تعینات پٹواریوں اور قانونگو سے متعلقہ تفصیلات

*3849: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع میانوالی پی پی 45 میں کن کن علاقوں میں کون کون سے پٹواری، قانونگو کب سے ڈیوٹی کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے پٹواری، قانونگو ایسے ہیں جو ضلع میانوالی کے رہائشی ہیں، ان کے نام و پتہ جات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ قواعد و ضوابط کے مطابق کوئی پٹواری، قانونگو اپنے ہوم ڈسٹرکٹ میں کام نہیں کر سکتا، اگر ایسا ہے تو ان اہلکاران کو حکومت فوری یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 3 فروری 2014 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع میانوالی کے مہیا کئے گئے جواب کے مطابق ضلع میانوالی پی پی 45 میں 3 قانونگوئی سرکل آتے ہیں جن میں میانوالی سرکل، واں بھچراں سرکل اور موسیٰ خیل سرکل شامل ہیں۔ فہرست پٹواریان، گرداور جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)پی پی 45 میں تعینات پٹواریان وگرداور ضلع میانوالی کے رہائشی ہیں۔نام وپتہ جات کی فہرست جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)قواعد وضوابط کے مطابق حکومت پنجاب کا کوئی بھی پٹواری،قانونگو اپنے ہوم ڈسٹرکٹ میں کام کر سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مئی 2014)

فیصل آباد: چک جھمرہ کو تحصیل کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3861: جناب آزاد علی تبسم: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کو کب تحصیل کا درجہ دیا گیا ہے؟

(ب) چک جھمرہ کے تحصیل بننے کے بعد اب تک کون کون سے نئے دفاتر قائم کئے گئے ہیں، کیا تحصیل چک جھمرہ میں تحصیل آفس کے لئے بلڈنگ بنوائی گئی ہے اگر نہیں تو گورنمنٹ کب تک تحصیل بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اگر مذکورہ تحصیل میں قانون وضوابط کے تحت ابھی تک بنیادی سہولیات کے دفاترز کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا تو اسکی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 3 فروری 2014 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2014)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) چک جھمرہ کو مورخہ 1990-07-01 سے تحصیل کا درجہ دیا گیا۔

(ب) تحصیل چک جھمرہ قائم ہونے سے اب تک تحصیل کے دفتر کی نئی بلڈنگ نہ بنی ہے۔ٹی ایم اے کی نئی عمارت بنی ہے۔اب 48K-18M رقبہ تحصیل کمپلیکس کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔فنڈ فراہم ہونے پر تحصیل کمپلیکس تعمیر ہوگا۔

(ج) اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیل دار کے دفاتر کی تعمیر کے متعلق جواب اوپر سوال کے جزو (ب) میں بیان کردیا گیا ہے۔ان دفاتر کے علاوہ دیگر دفاتر کی تعمیر محکمہ مال سے متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 ستمبر 2014)

گوجرانوالہ: محکمہ مال کے دفاتر میں فیس چارٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4016: چودھری اشرف علی انصاری: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ محکمہ مال کے دفاتر میں فیس چارٹ آویزاں کرنالازمی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال ضلع گوجرانوالہ کے دفاتر میں فیس چارٹ آویزاں نہیں ہیں، جس کی وجہ سے کئی گنازیادہ فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ج) پٹواری حضرات کوکرایہ دفتر، یوٹیلٹی بلزودیگراخراجات کی مد میں کتنے پیسے محکمہ کی طرف سے ماہانہ یاسالانہ کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ ریکارڈکو مینٹین کرنے کے لئے پٹواری حضرات پرائیویٹ لوگوں کو ہائرکرتے ہیں اوران کواجرت تنخواہ وغیرہ اپنے پاس سے اداکرتے ہیں، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 20 فروری 2014 تاریخ ترسیل 5 مئی 2014)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ مال کے دفاتر میں فیس چارٹ آویزاں کرنالازمی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کلکٹر، گوجرانوالہ کے دفاتر میں فیس چارٹ آویزاں ہیں اوررجسٹرڈ ہونے والی تمام دستاویزات پر فیس شیڈول کے مطابق ہی وصول کی جاتی ہے۔

(ج) لینڈریکارڈمینول کے باب (3.57)19 کے مطابق ایک پٹواری کواپنے متعلقہ حلقہ میں ہی اپنا پٹوارخانہ قائم کرناہوتاہے اوراس سلسلہ میں اسے تحصیلداراورمتعلقہ یونین کونسل کی مدد بھی حاصل ہوتی ہے۔پٹواری کواپنے حلقہ میں واقع کسی بھی ایک گاؤں میں اپنی رہائش رکھناہوتی ہے اوررہائش گاہ کے سکونتی کمروں میں سے ہی مناسب جگہ مہیاکرناہوتی ہے جس میں ریکارڈوغیرہ رکھاجاسکے۔ایسی رہائش گاہ کے حصول کے لئے پٹواری کواس کی تنخواہ کے ساتھ ہاؤس رینٹ الاؤنس بھی اداکیاجاتاہے مزید برآں ریونیوریکارڈکی کمپیوٹرائزیشن کامرحلہ تکمیل پذیرہے اورمقامی سطح پر ریکارڈرومز کی تعمیر کی تجویزبھی حکومت کے زیرغورہے۔

(د) ہر پٹواری اپنا کام خود کرنے کا ذمہ دار ہے اسلئے پٹواری حضرات کو پرائیویٹ لوگوں کو ہائیر کرنے کی اجازت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 دسمبر 2014)

*4469: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ مال کی کل کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مالی سال 14-2013ء میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 4 اپریل 2014 تاریخ ترسیل 12 جون 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ مال کی ملکیتی دو گاڑیاں ہیں۔ ایک گاڑی اسسٹنٹ کمشنر جام پور کے زیر استعمال ہے۔ یہ گاڑی بہت پرانی اور خستہ حالت میں ہے لیکن قابل استعمال ہے۔ دوسری گاڑی تحصیلدار راجن پور کو الاٹ ہے۔ یہ گاڑی 2001ء میں اثاثوں کی تقسیم کے وقت کمشنر ڈیرہ غازی خان ڈویژن سے ملی تھی۔ یہ گاڑی بالکل ناکارہ ہے اور قابل استعمال نہ ہے۔

(ب) مالی سال 14-2013ء میں گاڑیوں کی R & M اور POL کی مد میں صرف شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہیں:-

عہدہ	قسم گاڑی	نمبر گاڑی	بجٹ M&R	خرچہ M&R	بجٹ POL	خرچہ POL
اسسٹنٹ کمشنر راجن پور	کلٹس	LEG-885	80,000/-	79,592/-	3,64,000/-	3,63,711/-

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2014)

گھوڑی پال سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*4909: لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنا زرعی رقبہ ہے جو گھوڑی پال سکیم یا گائے پال سکیم کے تحت ہے اور کن کن افراد کو الاٹ ہے؟

(ب) جو زرعی رقبہ گھوڑی پال سکیم یا گائے پال سکیم کے تحت لوگوں کو الاٹ ہے کیا وہ زرعی رقبہ ان کی ملکیت کیا جاتا ہے اگر ہاں تو اس حلقہ میں کن کن افراد کو حقوق ملکیت مل چکے ہیں؟

(ج) گھوڑی پال سکیم یا گائے پال سکیم کے تحت جو لوگ یہ زرعی رقبہ عرصہ دراز سے کاشت کر رہے ہیں اور ان کے نام نہ ہے کیا محکمہ ان لوگوں کے نام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2014 تاریخ ترسیل 16 جولائی 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) پی پی 87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گھوڑی پال سکیم کے تحت 111 ایکڑ 04 کنال 03 مرلہ رقبہ الاٹ شدہ ہے اور رقبہ تعدادی 614 ایکڑ 04 کنال 13 مرلہ گائے پال سکیم کے تحت الاٹ شدہ ہے۔ جن افراد کو یہ رقبہ لیز پر دیا گیا ہے ان کی تفصیل چک وار (جھنڈی "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی 87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گھوڑی پال اور گائے پال سکیم کے تحت کسی بھی الاٹی کو مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے ہیں کیونکہ گھوڑی پال سکیم کے تحت مالکانہ حقوق دینے کی کوئی پالیسی نہ ہے اور نہ ہی گائے پال سکیم جو کہ نمبرداری گرانٹ میں تبدیل ہو گئی ہے۔ ان دونوں سکیموں میں مالکانہ حقوق دینے کی کوئی شرط موجود نہ ہے۔

(ج) رقبہ زیر بحث کی ملکیت کے لیے دونوں سکیموں میں کوئی شرط موجود نہ ہے اور نہ ہی قانونی طور پر کوئی پالیسی بنائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ گائے پال سکیم کے تحت رقبہ جات نمبرداری گرانٹ میں تبدیل ہو گئے ہیں اور یہ رقبہ جات سروس گرانٹ کے تحت دیئے گئے ہیں۔ اگر یہ رقبہ جات ملکیت کر دیئے

جاویں تو آنے والے نمبرداروں کو رقبہ نمبرداری گرانٹ میں نہ دیا جاسکتا ہے۔اس وجہ سے حکومت حقوق ملکیت دینے کا کوئی ادارہ نہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 دسمبر 2014)

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر
10 دسمبر 2014 | سیکرٹری

بروز جمعۃ المبارک 12 دسمبر 2014 محکمہ مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو) کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ راحیلہ انور	1186۔1227۔1292۔1293
2	میاں طاہر	1567
3	چودھری افتخار احمد چھچھر	3254
4	ڈاکٹر نوشین حامد	1377۔1378
5	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	1818۔3422
6	محترمہ مدیحہ رانا	2105
7	جناب احسن ریاض فتیانہ	2366۔3116
8	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2412۔2413
9	میاں طارق محمود	3160۔3758
10	محترمہ نگہت شیخ	3308
11	محترمہ ناہید نعیم	3320
12	مہر خالد محمود سرگانہ	3384۔3385
13	جناب احمد شاہ کھگہ	3491
14	جناب محمد انیس قریشی	3506
15	جناب امجد علی جاوید	3529۔3690
16	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	3555۔3557
17	جناب شہزاد منشی	3609
18	لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	3624۔4909
19	ڈاکٹر مراد راس	3645
20	سردار شہاب الدین خان سہیڑ	3708

21	جناب خالد غنی چودھری	3779
22	جناب احمد خان بھچر	3849
23	جناب آزاد علی تبسم	3861
24	چودھری اشرف علی انصاری	4016
25	سردار علی رضا خان دریشک	4469